104148-عدالت میں حنفی مسلک کے مطابق ولی کے بغیر عقد نکاح کیا گیا

سوال

میں عراق سے تعلق رکھتا ہوں اور چھ برس قبل شادی ہوئی میرا ایک بچہ بھی ہے، عراق میں حنفی مسلک کے مطابق عدالت میں کیا جاتا ہے، عقد نکاح کے وقت لڑکی کا والد وہاں موجود تھا لیکن جج کے سامنے صرف میں اور لڑکی ہی گئے کیونکہ کسی اور کو جانے کی اجازت نہیں، لیکن لڑکی اور میرے والد نے بطور گواہ نکاح نامہ پر دستخط کیے، کیا ہماری شادی صحیح ہے، اور کیا مجھ پر کچھ لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالی آپ کو دینی امور میں حرص
رکھنے پر جزائے خیر عطا فرمائے، لیکن آپ نے یہ کام بہت دیر سے کیا ہے آپ کو چاہیے
تھا کہ آپ اس حادثہ کے فورا بعد تاخیر کیے بغیر دریافت کیا ہوتا تو بہتر تھا، لیکن
لگتا ہے کہ آپ کو علم نہیں تھا کہ اس طریقہ سے نکاح غلط ہوتا ہے.

دوم :

بعض ممالک میں عقد نکاح حنفی مسلک کے
مطابق شرعی عدالت میں کیئے جاتے ہیں، آپ دیکھیں کے وہاں نکاح خوان بلند آواز سے کہتا
ہے کہ عقد نکاح کتاب و سنت اور امام ابو حنیفہ کے مسلک کے مطابق کیا جا رہا ہے!

جو کہ شریعت کے مخالفت ہے، کسی بھی
مسلمان شخص کو اپنی عبادت معاملات میں کسی معین مسلک پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے،
اور ملکوں کو بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ہو سکتا ہے مذاہب میں شریعت کے
مخالف بھی ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے زیادہ صحیح پایا جاتا ہو، تو پھر سب
معاملات میں کسی ایک معین مذہب پر اعتماد کیسے کیا جا سکتا ہے ؟!

اس طریقہ کے مطابق عقد نکاح کرنے
والے شخص کا رد کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اسے کہا جائیگا: امام ابو حنیفہ رحمہ
اللہ سے پہلے کس طریقہ پر عقد نکاح کیا جاتا تھا ؟!

عقلمند شخص جانتا ہے کہ یہ عبارت
صحیح نہیں بلکہ باطل ہے، اور وہ یہ بھی علم رکھتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے کسی کا بھی یہ عبارت بول کر نکاح نہیں کیا، اور عقلمند شخص یہ بھی جانتا ہے
کہ آئمہ کرام نے بھی اس طرح شادیاں نہیں کیں، ان آئمہ کرام میں امام ابو حنیفہ رحمہ
اللہ خود بھی شامل ہیں!

بلکہ یہ چیز تو صرف متعصب قسم کے
لوگوں سے معلوم ہوا ہے، اور ان لوگوں کا تعصب یہاں تک جا پہنچا ہے کہ وہ گمان کرنے
اور کہنے لگے ہیں کہ جب عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ بھی فقہ حنفی کے مطابق
فیصلے کیا کریں گے!!

حنفی مسلک میں عقد نکاح کے وقت ولی
کی شرط نہیں ہے بلکہ عورت خود اپنا نکاح کر سکتی ہے، جو کہ قرآن مجید اور سنت صحیحہ
کے مخالف ہے.

جب عورت کا ولی کے بغیر نکاح ہو تو
یہ نکاح باطل ہوگا کیونکہ حدیث میں اسے باطل قرار دیا گیا ہے، آپ اس کی تفصیل
معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (7989
) کا مطالعہ کریں.

اکثر طور پر عدالتیں جانے سے قبل ہی
عقد نکاح ہو جاتا ہے، اس طرح آدمی عورت کے ولی سے موافقت طلب کر کے مہر کی تحدید
کرتا ہے اور دونوں خاندانوں کے کچھ افراد کی موجودگی میں عقد نکاح کیا جاتا ہے، اور
پھر بعد میں عقد نکاح کی توثیق شرعی عدالت یا دوسرے محکمہ سے کرائی جاتی ہے، اس طرح
عدالت یا نکاح رجسٹرار کا کام تو صرف نکاح کی توثیق ہوا جس میں کوئی حرج کی بات
نہیں.

لیکن... اس عقد نکاح کے صحیح ہونے
میں علماء کرام کے اختلاف کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جائیگا کہ جب حاکم اور قاضی و
جج اس نکاح کے صحیح ہونے کا حکم لگائے تو اس حکم کو توڑا نہیں جائیگا، اس صورت میں
اس نکاح کا صحیح کہا جائیگا تا کہ لوگ پریشانی میں مبتلا نہ ہوں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ ولی کے بغیر عقد
نکاح کے بارہ میں کہتے ہیں :

"اگر حاکم اس عقد نکاح کے صحیح ہونے
کا حکم دے یا پھر حاکم عقد نکاح کا ولی ہو تو اس کے حکم کو نہیں توڑا جائیگا، اور
اسی طرح باقی فاسد نکاح بھی.

بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اس کے
حکم کو توڑا جائیگا کیونکہ یہ نص کے خلاف ہے، لیکن پہلا قول اولی ہے؛ کیونکہ اس
مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، اور اس میں اجتھاد جائز ہے" انتہی بتصرف

دیکھیں : المغنی (346/9).

اور جب آپ احتیاط چاہتے ہیں تو آپ
بیوی کے ولی سے کہیں کہ وہ عقد نکاح دوبارہ کردے، اس طرح وہ آپ سے کہے کہ میں نے
اپنی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا، اور اسے قبول کر لیں، نکاح کی پہلی توثیق ہی کافی
ہے، عقد نکاح میں احتیاط کا تقاضہ یہی ہے اور اولی بھی تاکہ بغیر کسی شبہ کے عقد
نکاح صحیح ہو.

واللہ اعلم .